SEAL OF PESHAWAR HIGH COURT ★ BANNU BENCH ★

BEFORE THE PESHAWAR HIGH COURT, CIRCUIT BENCH BANNU.
(Judicial Department)

Appellate Side Cr. A No. 386-B /2016.

District.	Date of Filing Petition.	Whether filed by appellant in person or by Pleader or Agent	Stamps on Appeal
Bannu	/ /2016	Advocate-General, Khyber Pakhtunkhwa	Nil

State through
Advocate General, Khyber Pakhtunkhwa.
...........Appellant

Versus

1. Rizwan Ullah S/O Saddiq Ur Rehman
2. Zaib Ullah S/O Tasleem Khan

Both r/o Sehwan Khel Dakhli Sadrawan Tehsil & District, Bannu.

...accused/Respondents.

APPEAL U/S 417 Cr.P.C AGAINST ACQUITTAL JUDGMENT/ORDER DATED 13/06/2016, PASSED BY THE LEARNED ADDITIONAL SESSIONS-IV BANNU WHERE BY HE ACQUITTED THE ACCUSED/RESPONDENTS FROM THE CHARGES OF SODOMY IN CASE FIR NO. 278 DATED 27/07/2014, U/S 377/506/34-PPC P.S TOWNSHIP BANNU.

PRAYER:-

ON ACCEPTANCE OF THIS APPEAL THE IMPUGNED JUDGMENT/ORDER OF THE LEARNED ADDITIONAL SESSIONS-IV, BANNU DATED 13/06/2016 MAY KINDLY BE SET ASIDE AND ACCUSED/RESPONDENTS BE CONVICTED AND SENTENCED ACCORDING TO LAW.

ATTESTED
EXAMINER
Peshawar High Court
Bannu Bench

SEAL OF PESHAWAR HIGH COURT
عدالت عالیہ پشاور
بنوں بنچ
BANNU BENCH

بعدالت جناب پشاور ھائی کورٹ پشاور، بنوں بینچ

فیصلہ

عنوان۔ سرکار بنام رضوان اللہ وغیرہ

شاہد حمید قریشی ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخواہ۔۔۔۔۔۔ برائے اپیل کنندہ

تاریخ سماعت: ۲۰۱۸ ۔ ۰۶۔ ۰۵

جسٹس شکیل احمد ۔ یہ فوجداری اپیل نمبر 386-B/2016 سرکار نے بذریعہ ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختون خواہ ہمارے روبرو اضافی سیشنز جج چہارم بنوں کے فیصلہ محررہ 21/04/2018 کے برخلاف دائر کی ہے۔ اپنے اس فیصلہ میں فاضل اضافی سیشنز جج موصوف نے مسئول الیہم/ ملزمان رضوان اللہ ولد صادق الرحمن اور زیب اللہ ولد تسلیم خان کو جرم زیر دفعہ 377/506/34 تعزیرات پاکستان جنکی ابتدائی اطلاعی رپورٹ بروئے علت نمبر 278 محررہ 27/07/2014 تھانہ ٹاؤن شپ بنوں میں مستغیث آصف نواز ولد اسرائیل کی مدعیت میں درج کی گئی تھی، سے بری الزمہ قرار دیا ہے۔

اس مقدمہ کی مختصر روداد ابتدائی اطلاعی رپورٹ جو کہ مدعی مقدمہ آصف نواز نے درج کرائی ہے یہ ہیں کہ شب گزشتہ بعد ادائے نماز عشاء میں اپنے گاؤں میں سردعلی کے بیٹھک کے قریب موجود تھا جہاں پر چاندرات کے سلسلے میں لوگ جمع تھے کہ دو کسان مسمیان زیب اللہ ولد تسلیم خان اور رضوان اللہ ولد صدیق الرحمان ساکنان سہوان کلہ داخلی سدراوٴن نے مجھے بلایا میں ان کے پاس آیا تو ہر دو نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر میرے منہ پر کپڑا ڈال کر اراضیات خود نزد مکان آذان سردعلی واقع سہوان کلہ کی طرف لے گئے تو مسمی رضوان نے مجھ سے شلوار نکال کر زمین پر لٹا دیا اور مسمی زیب اللہ نے میرے ساتھ بزور بدفعلی کی اور فارغ ہونے کے بعد زیب اللہ نے پکڑ کر اور رضوان اللہ نے بزور بدفعلی کی کچھ دیر بعد چچا آم رسول نواز ولد عقل نواز آیا۔ جس پر ہر دو کسان نے چچا آم پر پستول تان کر کے للکارا اور مجھے چھوڑا اور ہر دو کسان بالا بعد وقوعہ چلے گئے۔ متذکرہ کسان کیساتھ ہماری کسی قسم کی دشمنی یا دلبدی نہیں

ATTESTED
EXAMINER
Peshawar High Court
Bannu Bench

ہے۔ وقوعہ ھذا میرے علاوہ چچا امام رسول نواز ولد عقل نواز نے بچشم خود دیکھا۔ میں ہر دو کسان بالا کے خلاف بزور بد فعلی اور چچا آم پر پستول تان کرنے کا دعویدار ہوں۔ العبد رپورٹ میں تاخیر بوجہ نہ ملنے سہیل اور شہران کے ساتھ صلاح مشورہ سے ہوئی مسمی رسول نواز ولد عقل نواز رپورٹ بالا کی تائید و تصدیق کی۔

چونکہ بعد از ارتکاب جرم دو نامزد ملزمان نے موقع واردات سے راہ فرار اختیار کی تھی اور اپنی گرفتاری دینے سے گریزاں تھے اس لئے اُن کے خلاف کاروائی زیر دفعہ 204,87 ضابطہ فوجداری عمل میں لائی گئی جس کے بعد مقدمہ مثل زیر دفعہ 512 ضابطہ فوجداری بابت کاروائی داخل عدالت کی گئی۔ تاہم نامزد کردہ ہر دو ملزمان کی گرفتاری کے بعد تتمہ چالان عدالت میں داخل کی گئی۔ فاضل جج موصوف نے C-۲۶۵ ضابطہ فوجداری کی کاروائی عمل میں لانے کے بعد ملزمان کے خلاف فرد جرم عائد کی جسکی صحت سے ملزمان یکسر انکاری ہوئے جس کے بعد استغاثہ کو حکم ہوا کہ وہ اپنے دعویٰ کی تائید میں شہادت پیش کرے۔ استغاثہ نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دس گواہان پیش کئے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنوں گواہ استغاثہ (۱) نے مورخہ 28/07/2014 کو مظلوم/مستغیث آصف نواز کا طبی معائنہ کیا اور درج ذیل رپورٹ دی۔

۱)۔ مقعد یا جائے مخصوصہ کے دائیں طرف بال کے برابر خراش کا نشان پایا۔

ڈاکٹر کے خیال میں مظلوم آصف نواز کے ساتھ غیر فطری جنسی فعل نہیں کیا گیا تھا۔ مظلوم آصف نواز کے طبی معائنہ و زخمات کی رپورٹ مذکورہ گواہ کے بیان میں بطور Ex pw 1/1، Ex pw 1/2 پیش کی گئی۔ طاہر رحمن ڈی ایف سی گواہ استغاثہ نمبر (۲) نے نامزد ملزمان کے خلاف کاروائی زیر دفعہ 204 ض ف کی تکمیل کی۔ عمران خان گ ا، (۳) نے ملزمان رضوان اللہ و زیب اللہ کی بروئے مظہر شدہ درخواست Exp pw 3/1، EX pw 3/5 جسمانی ریمانڈ حاصل کی۔ بقول گواہ مذکورہ ملزمان نے اُس کے روبرو اپنے جرم کا اعتراف کیا مگر بعد از اختتام معیاد جسمانی ریمانڈ مجسٹریٹ موصوف کے سامنے ملزمان اپنے جرم سے منکر ہوئے اور اقبالیہ بیان دینے سے گریز کیا لہذا مجسٹریٹ موصوف نے اُنہیں جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا۔ محمد نور خان گ ا، (۴) نے ملزمان کے خلاف تتمہ چالان عدالت میں جمع کرایا۔ الطاف الرحمن گ ا، (۵) بیانی ہوا کہ اُس نے مدعی آصف نواز کے بیان پر ابتدائی

ATTESTED
EXAMINER
…awar High Court
Bannu Bench

اطلاعی رپورٹ Ex pw5/1 درج رجسٹر کی تھی۔

عبدالمجید گ ا ،(۶) نے مورخہ 18/10/2014 کو ملزم رضوان اللہ کو گرفتار کیا جبکہ ملزم زیب اللہ کو ASI رستم نے مورخہ 19/12/2014 کو گرفتار کیا۔ مسمی شیخ الرحمان گ ا (۷) نے بیان کیا کہ الطاف الرحمان ASHO نے مظلوم آصف نواز کی طبی معائنہ کی رپورٹ Ex pw 1/1 اور زخمات کی رپورٹ Ex pw1/2 حوالہ کی جسے اس نے تفتیشی آفسر کے حوالہ کیا۔ مظلوم آصف نواز گ ا، (۸) کا بیان قلمبند ہوا۔ جس نے اپنے ابتدائی اطلاعی بیان کی تائید کی۔ رسول نواز گ ا ،(۹) بیانی ہوا کہ مظلوم اُسکا بھتیجا ہے۔ عید الفطر سے ایک دن قبل وہ اپنے بھتیجا کو تلاش کر رہا تھا مورخہ 27/07/2014 کو بوقت 9/9 1/2 بجے جب اُسے تلاش کرتا ہوا کھیتوں میں پہنچا تو رونے کی آواز سن کر وہ اُسکی طرف متوجہ ہوا اور جب کھجوروں کے درخت سے گزر کر ذرا آگے آیا تو ملزمان نے اس پر پستول تان کر اُسے دھمکی دی اور کہا کہ قریب نہ آؤ اس کے بعد اُس نے اپنے بھتیجے آصف نواز کو وہاں دیکھا جبکہ ملزمان میں ایک ملزم اپنی شلوار پہن کر ازار بند باندھنے لگا جبکہ دوسرا ملزم وہاں کھڑا رہا۔ دوسرے دن وہ مظلوم آصف نواز کے ساتھ تھانہ برائے درج رپورٹ آیا اور اُس کے بیان کی تائید میں ابتدائی اطلاعی رپورٹ پر اپنا دستخط ثبت کیا۔ جس کے بعد مظلوم آصف نواز کو ہسپتال برائے طبی معائنہ بھیجا گیا جہاں بعد از طبی معائنہ مظلوم آصف نواز کے شلوار پر انسانی منی کے داغ پائے گئے ڈاکٹر موصوف نے شلوار سے چار ٹکڑے لیکر بطور نمونہ کے پولیس کے حوالہ کیا۔ ان کپڑوں کے ٹکڑوں کو تفتیشی آفس نے مظہر شدہ دستاویز Ex pw 9/1 کے ذریعہ اپنے قبضہ میں کی۔ سردار علی خان گ ا (۱۰) بطور تفتیشی آفسر پیش ہوئے۔ استغاثہ کے گواہوں کے بیانات قلمبند ہونے کے بعد بیانات ملزمان زیر دفعہ 342 ض ف قلمبند کئے گئے۔ جس میں ملزمان نے ارتکاب جرم سے انکار کیا اور خود کو بیگناہ بتلایا۔ تاہم ملزمان نے نہ تو بیان زیر دفعہ (2) 340 ض ف دینے کی حامی بھری نہ ہی اپنی بے گناہی ثابت کرنے کے لئے گواہ صفائی پیش کئے۔ بعد از سماعت دلائل وکلاء فریقین فاضل اضافی سیشنز جج صاحب چہارم بنوں نے ملزمان کو مقدمہ ھذا سے بری کیا جس سے ناخوش ہو کر سرکار نے بذریعہ ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختونخواہ موجودہ اپیل دائر کی۔

ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختون خواہ وکیل سرکار نے اپنے موقف کی تائید میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ نامزد ملزمان کے خلاف ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں مظلوم آصف نواز سے غیر فطری جنسی فعل کی دعویداری کی گئی ہے

ATTESTED
EXAMINER
Peshawar High Court
Bannu Bench

رسول نواز گواہ استغاثہ چچا مظلوم آصف نواز کی رپورٹ کی مکمل تائید کرتا ہے۔ فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے مزید کہا کہ کیمیکلز ایگزامینر رپورٹ Expw 10/4 کے مطابق مظلوم کے شلوار کے ٹکڑے انسانی منی سے آلودہ پائے گئے جو کہ استغاثہ کے مقدمہ کی بھرپور تائید کرتا ہے۔ اس کے ملاحظہ سے پتہ چلتا ہے کہ ملزمان نے مظلوم کے ساتھ غیر فطری جنسی فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اپنے دلائل کو سمیٹتے ہوئے فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل نے کہا کہ استغاثہ نامزد ملزمان کے خلاف بلاشک وشبہ جرم ثابت کرنے میں کامیاب رہی ہے جبکہ فاضل اضافی سیشنز جج چہارم صاحب نے ملزمان کو بری کرتے وقت استغاثہ کی پیش کردہ شہادتوں کو ملحوظ خاطر نہ رکھا اور اُسے یکسر نظر انداز کیا۔ جس سے انصاف میں خلل واقع ہوا ہے۔ اور استدعا کی کہ فیصلہ عدالت ماتحت کالعدم قرار دیا جا کر ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جاوے۔

ہم نے فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل خیبر پختون خواہ وکیل برائے سرکار کے دلائل غور سے سنے نیز ریکارڈ پر موجود حقائق کا بغور معائنہ کیا۔

اگرچہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں مظلوم آصف نواز نے نامزد ملزمان کے خلاف واضح طور پر یکے بعد دیگرے خلاف فطرت جنسی فعل کے ارتکاب کا الزام لگایا ہے لیکن اسکی تائید ڈاکٹر خالد محمود گواہ استغاثہ (ا) کے بیان سے نہیں ہوئی۔ اس گواہ کے مطابق مظلوم کے ساتھ خلاف فطرت جنسی فعل کا ارتکاب نہ ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب گ ا، (ا) نے جرح میں یہ بات تسلیم کی کہ مظلوم آصف نواز کے مقعد یا جائے مخصوصہ کے قریب بال برابر جو خراش ہے وہ کسی بھی سخت چیز کے رگڑ کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

ابتدائی رپورٹ کے مطابق جرم کا ارتکاب مورخہ 27/07/2014 بوقت 21:30 بجے ہوا ہے مگر اس کی رپورٹ دوسرے دن یعنی 28/07/2014 کو بوقت 08:40 بجے کی گئی ہے۔ رپورٹ تاخیر سے کرنے کی وجہ سواری کی عدم دستیابی و باہمی صلاح مشورہ بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ جائے وقوعہ سے تھانہ کا فاصلہ صرف 7/8 کلومیٹر ہے۔ مزید یہ کہ نامزد کردہ ملزمان میں سے ملزم رضوان اللہ سے مظلوم آصف نواز اور اس کے گھر کے مشران کا راضی نامہ ہو چکا ہے۔ مظلوم آصف نواز نے بوقت بحث درخواست ضمانت منجانب ملزم رضوان اللہ اپنا بیان عدالت میں قلمبند کروایا اور بیان حلفی برائے راضی نامہ کے مندرجات کو درست تسلیم کیا اور کہا کہ ملزم مذکور نے میری تسلی کرادی ہے کہ

ATTESTED
EXAMINER
Peshawar High Court
Bannu Bench

وہ بے گناہ ہے۔ جس سے استغاثہ کی کہانی مکمل طور پر مشتبہ ہوگئی۔ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں جیسا کہ درج ہے کہ باہمی صلاح ومشورہ کے بعد ملزمان کے خلاف دعویداری کی گئی ہے۔ جس سے کہ استغاثہ کی ساری کہانی مزید مشکوک ہوگئی۔ اور شک کا فائدہ کسی اور کو نہیں صرف اور صرف ملزمان کو جاتا ہے۔ جہاں تک **کیمیکل ایگزامینر** کے ثبت رپورٹ کا تعلق ہے اس کی ثبت رپورٹ ملزمان کے خلاف جرم ثابت نہیں کرتی کیونکہ استغاثہ نے ملزمان کی منی کا نمونہ لیکر شلوار کے ٹکڑوں پر لگے منی کے داغ کے ساتھ اس کا موازنہ نہیں کرایا۔ اس لئے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ شلوار کے ٹکڑوں پر پائے گئے منی کے داغ ملزمان کی یا ملزمان میں سے کسی ایک کی منی ہے۔

استغاثہ کی کہانی کے مطابق نامزد ملزمان مظلوم آصف نواز کو سردعلی خان کے بیٹھک کے قریب سے زبردستی لیکر گئے۔ مظلوم آصف نواز گ ا، (۸) یہ بات جرح میں تسلیم کرتا ہے کہ بیٹھک سے جائے وقوعہ کا فاصلہ تین سو قدم ہے اُس نے اپنی جرح میں یہ بات بھی تسلیم کی کہ سردعلی کے بیٹھک جہاں سے ملزمان اُسے لیکر جائے وقوعہ کی طرف لیکر گئے کے قریب اُس کے گاؤں کے کافی لوگ موجود تھے۔ جو کہ عید الفطر کی چاند دیکھنے کے بعد جشن منانے کی خاطر جمع تھے۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ اس دوران نہ تو اس نے کوئی چیخ وپکار کی اور نہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اگرچہ مظلوم نے اپنی ابتدائی رپورٹ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ملزمان نے اُسے زبردستی لے جاتے ہوئے اُس کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا تھا لیکن جائے واردت سے نہ تو کسی قسم کا کپڑے کا ٹکڑا برآمد ہوا ہے اور نہ مظلوم کی طبی رپورٹ سے اِس الزام کی تائید ہوتی ہے۔ مظلوم نے اپنے بیان میں یہ بات بھی تسلیم کی کہ وقوعہ ھذا اسکے چچا رسول نواز گ ا، (۹) کا چشم دید نہ ہے۔ مذکورہ گواہ نے بھی اپنی جرح میں یہ بات تسلیم کی ہے کہ جب وہ موقع ورادات پر پہنچا تو ملزمان کو مظلوم کے ساتھ خلاف فطرت فعل کرتے ہوئے نہ پایا۔

استغاثہ کی پیش کردہ تمام شہادتوں کا بنظر عمیق جائزہ لینے کے بعد یہ نتیجہ آسانی سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مقدمہ ھذا شکوک وشبہ سے بالاتر نہ ہے اور شک کا فائدہ صرف اور صرف ملزمان کو جاتا ہے۔ اس بابت عدالت عظمٰی کا فیصلہ بعنوان مولوی حضور بخش بنام سرکار پی ایل ڈی 1985 سپریم کورٹ صفحہ ۲۰۳ پر انحصار کیا جاتا ہے۔

چونکہ موجودہ اپیل ملزمان بالا کی بریت کے خلاف دائر کی گئی ہے۔ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں نے اپنے مختلف فیصلہ جات میں یہ اَب طے کر دیا ہے کہ بریت کی اپیل کے خلاف صرف اُن صورتوں میں مداخلت کرنی چاہیئے جب

ATTESTED
EXAMINER
Peshawar High Court
Bannu Bench

بالاعدالت اس نتیجہ پر پہنچے کہ ماتحت عدالت نے استغاثہ کی پیش کردہ شہادتوں کو یکسر نظرانداز کیا یا کوئی قانونی نقطہ ملحوظ خاطر نہ رکھا ہو جس سے انصاف میں خلل وقع ہوا ہو بصورت دیگر نہیں اس بابت عدالت عظمیٰ کے فیصلہ جات افتخار حسین بنام سرکار ۲۰۰۴ سپریم کورٹ منتھلی ریویو صفحہ نمبر ۱۱۸۵، غلام سکندر وغیرہ بنام ممریز وغیرہ پی ایل ڈی ۱۹۸۵ صفحہ نمبر ۱۱ و سرکار بنام انور سیف اللہ خان پی ایل ڈی ۲۰۱۶ سپریم کورٹ صفحہ ۲۷۶ بطور نظیر پیش کرنا مناسب ہوگا۔

ملاحظہ ریکاڈ اور شہادتوں کا بغور اور باریک بینی سے جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ استغاثہ ملزمان کے خلاف اپنا مقدمہ ثابت کرنے میں بُری طرح ناکام رہا ہے اور یہ کہ ماتحت عدالت نے شک کا فائدہ دیتے ہوئے ملزمان کو مقدمہ ھذا سے درست طور پر بری کیا ہے۔ ہم نے عدالت ماتحت کے فیصلے میں کوئی قانونی سقم نہ پایا۔ لہذا فیصلہ عدالت ماتحت برقرار رکھا جا کر اپیل سرکار ابتدائی سماعت کے بعد بے وزن ہونے کی وجہ سے مسترد کی جاتی ہے۔

حکم سنایا گیا

جناب جسٹس محمد عبدالشکور صاحب

جناب جسٹس شکیل احمد صاحب

اوپر دفتر
21/6/18

CERTIFIED TO BE TRUE COPY
22/6/18
Examiner
Peshawar High Court Bannu Bench
Authorised Under Article 87 of
The Qanun-e-Shahadat Order 1984